بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۳۱ صلح ۱۳۴۴ ہش | ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ | ۳۱ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۰ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصیت کے ساتھ درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے

آنحضورؐ کے کارناموں پر اطلاع پاکر انسان وجد کی حالت میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے

"غرض جہاں تک غور کرتے جاؤ یہ پتہ ملے گا کہ کوئی نبی اس مبارک نام کا مستحق نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آ گیا اور وہ ایک خارستان تھا جس میں نبی کریمؐ نے قدم رکھا اور ظلمت کی انتہا ہو چکی تھی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل وہ قوّت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو نادان مجھ پر افترا کرے گا۔ میں نبیوں کی عزّت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریمؐ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلعم نے وہ کام کیا جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ رسول اللہ صلعم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آ کر کیا کیا تو انسان وجد میں آ کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ کسی دوسرے نبی کیلئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمدؐ کہلایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۳۰ جنوری۔ نماز جمعہ کل یہاں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ چونکہ یہ رمضان المبارک کا چوتھا جمعہ تھا اس لئے محترم مولانا شمس صاحب نے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خطبہ فرمودہ ۲۸ فروری ۱۹۳۰ء کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیا۔ اس میں حضور نے اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ جمعۃ الوداع اس لئے نہیں آتا کہ ہم رمضان کو رخصت کریں بلکہ اس لئے آتا ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھا کر رمضان کو ہمیشہ کے لئے اپنے قلوب میں قائم کر لیں۔

○ ربوہ ۳۰ جنوری۔ مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے پورے قرآن مجید کے درس کا جو سلسلہ جاری ہے اس کے تسلسل میں کل مورخہ ۲۵ رمضان کو مکرم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے سورۂ احزاب سے سورۂ قٓ تک کا درس مکمل کر لیا۔ آج مورخہ ۲۶ رمضان سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سورۂ الذاریات سے درس شروع کر رہے ہیں۔ آپ کا درس ۲۹ رمضان المبارک تک جاری رہے گا اور آپ سورۃ الناس تک درس دیں گے۔ — مسجد مبارک میں نماز فجر کے بعد آج صبح مکرم مولانا شمس صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان

کا درس شروع کیا ہے۔ قبل ازیں نماز فجر کے بعد دس یوم تک محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے بخاری شریف کا درس دیا۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۶۵ء

مولوی عامر عثمانی مدیر تجلی کو مودودی صاحب کی طرف سے جواب

مودودی صاحب نے کہا تھا کہ :-

"عام حالات میں اصول کے مطابق صدر مرد ہونا چاہیئے لیکن اصل چیز جمہوریت کی بحالی ہے"

(ایشیا لاہور ۵/۱/۶۵ ص ۲۳)

اس پر مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی نے تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"سادہ لفظوں میں لکھئے تو یہ عبارت تین دعووں کا مجموعہ نظر آئے گی۔

(۱) اصل اور اہم ترین مقصود جمہوریت کی بحالی ہے ۔ (۲) اقامت دین، حکومتِ الٰہیہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ وغیرہ کے بجائے گویا اب نصب العین "جمہوریت" قرار پاگیا" (ایضاً)

مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی نے مزید لکھا کہ "یہی وہ مولانا مودودی ہیں جن کی شہرت اب تک ہر تحریری و تقریری بیان کے احساس ذمہ داری (اور شرعی ذمہ داری) کی تھی!

—— اللہ اکبر! انکشافِ جذبات کا انتقامی بحران ان کے سے ذمہ دار شخص کو بھی کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے انا للہ......

وہ شیفتہ کہ دھوم تھی حضرت کے زہد کی
میں کیا کہوں کہ رات مجھے وہ کس کے گھر ملے" (ایضاً)

اس پر مولوی عامر عثمانی صاحب مدیر تجلی لکھنؤ کو بہت غصہ آیا ہے ۔ پہلے تو آپ نے مولوی عبدالماجد صاحب کو صالحانہ گالیوں سے خوب نوازا ہے فرماتے ہیں :-

"سمجھے آپ کہ یہ موتی کس نے بکھیرے ہیں؟ مولانا عبدالماجد دریابادی کے خامہ عنبر شامہ نے ۔ (صدق جدید ۲۰ نومبر ۶۴ء)

ان کے اخاذ ذہن کی طراری کا یہ شاندار نمونہ ظاہر ہے ان سادہ دل عوام سے تو خوب داد حاصل کرے گا جو بیچارے ازراہ معصومیت اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ایک عقلمند آدمی سال کے تین سو پینسٹھ دنوں میں یکساں طور پر عقلمند رہتا ہے عوام کے علاوہ خواص بھی جھوم جھوم اٹھیں گے جو ناموں اور سندوں اور لباسوں کے اعتبار سے بے شک خواص ہیں لیکن عقل و دانائی اور فہم و ذکاوت کے لحاظ سے ان کے لئے یہ موزوں ہوتا کہ پرائمری سکول میں لڑکے پڑھاتے یا پرچون کی دکان کھول کر آٹا دال بیچتے ۔

لیکن جن بندگانِ خدا کو مبدء فیض سے متوازن دماغ اور متناسب علم عطا ہوا ہے اور کسی شخصیت یا جماعت کے عناد و تعصب نے ان کے فکر و شعور کی جڑوں میں زہر نہیں گھولا ہے وہ مولانا دریابادی کے اس شہ پارے کا مطالعہ کرکے اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکیں گے کہ یا تو مولانا نے قصداً ابلہ فریبی کی ہے قارئین کو دھوکہ دیا ہے یا ان کی اپنی ہی فہم و فراست کے آگے کسی شخصیت کا تعصب دیوار بن کر کھڑا ہوگیا ہے جس کے نتیجے میں وہ عدل و دیانت اور عقل و تدبر کے ساتھ تمسخر اور استہزاء پر اتر آئے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ فکر کی کجروی سے بچائے ہم تو توقع نہیں کرسکتے تھے کہ مولانا دریابادی جیسا سلیم الطبع ۔ نیک نیت اور شریف مولانا مودودی کے فرمودات سے وہ گھٹیا اور شرمناک سلوک کرے گا جو بلید الذہن مدعی علمائے دیوبند کے فرمودات سے، اور کوتاہ عقل دیوبندی جماعت اسلامی کے لٹریچر سے کرتے ہیں لیکن توقع کے خلاف حادثہ پیش آہی گیا تو اب ہماری بھی یہ ذمہ داری ہے کہ عامۃ المسلمین کو فریب و تلبیس کی زد سے بچائیں ۔ اور اپنے قلم کو ایک مظلوم کے دفاع میں استعمال کریں ۔ وباللہ التوفیق" (ایضاً)

ہم نے ادب عالیہ کا نمونہ طوالت کے باوجود اس لئے پیش کیا ہے کہ جوابی مضمون میں اس کے علاوہ اور کوئی چیز قابل ذکر ہے بھی نہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب اپنا تمام سوفسطائی استدلال مودودی صاحب کی صفائی میں خرچ کردینے پر تلے ہوئے ہیں ۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ آپ دیدہ و دانستہ غلط استدلال کر رہے ہیں اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ عقل و دانائی اور فہم و ذکاوت کے لحاظ سے وہ اسی درجہ پر ہیں جس پر وہ دوسروں کو سمجھتے ہیں ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ آپ سخت غلطی خوردہ ہیں اور بھولے پن سے مودودی صاحب کی سیاسی جدوجہد سے وہ ابھی تک خیر کی توقع لگائے ہوئے ہیں ۔ اگر مولوی عامر عثمانی صاحب مودودی صاحب کی کتاب سیاسی کشمکش حصہ سوم پڑھ لیتے تو آپ کو یہ اتنا طویل معذرت نامہ لکھنے کی یہ زحمت نہ اٹھانا پڑتی ۔ مولوی صاحب کا جو جوابی استدلال ہے وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ "اصل چیز جمہوریت کی بحالی ہے" یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جس سے بعض حقیقی مقاصد کے ذرائع کو بھی وقتی طور پر "اصل چیز" کہہ دیا جاتا ہے مثلاً اگر ایک ڈاکٹر کسی مریض کے متعلق یہ کہے کہ اصل چیز تو یہ ہے کہ بخار ٹوٹ جائے اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ڈاکٹروں کے سامنے بیمار کی مکمل صحت کا مقصد نہیں رہا یا مثلاً اگر کوئی شخص شہر میں اپنے کسی رشتہ دار کی سفارش کے لئے جانے کا مقصد رکھتا ہو اور سواری میں دقتیں پیدا ہوں تو وہ یہ کہہ دے کہ اصل چیز تو شہر پہنچنا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ سفارش اس کا حقیقی مقصد نہیں رہا

مولوی صاحب نے ایسی ہی بے محل مثالوں سے مضمون کا پیٹ بھر دیا ہے اور یہ امر فراموش کر گئے ہیں کہ "جمہوریت" کے متعلق خود مودودی صاحب کیا رائے ظاہر کرتے ہیں ۔ مودودی صاحب نے یہاں کسی خاص قسم کی جمہوریت کی توجیہہ نہیں کی ۔ لیکن ساری دنیا جانتی ہے کہ آپ برطانوی پارلیمانی جمہوریت کو بحال کرانا چاہتے تھے ۔ جس کے متعلق مودودی صاحب شیطنت کا گراں مایہ لقب استعمال کرچکے ہیں ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں (یاد رہے کہ "یہ پاکستان میں قائم ہونے والی حکومت کے تعلق میں ہے")

"مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے لئے اس مسئلہ میں بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ہندوستان میں جہاں مسلمان کثیر التعداد ہیں وہاں ان کی حکومت قائم ہوجائے میرے نزدیک جو سوال سب سے اقدم ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے اس "پاکستان" میں نظام حکومت کی اساس خدا کی حاکمیت پر رکھی جائے یا مغربی نظریہ جمہوریت کے مطابق عوام کی حاکمیت پر؟ اگر پہلی صورت ہے تو یقیناً یہ "پاکستان" ہوگا ۔ ورنہ بصورت دیگر یہ ویسا ہی "ناپاکستان" جیسا ملک کا وہ حصہ ہوگا جہاں آپ کی اسکیم کے مطابق غیر مسلم حکومت کریں گے بلکہ خدا کی نگاہ میں یہ اس سے زیادہ ناپاک، اس سے زیادہ مبغوض و ملعون ہوگا ۔ کیونکہ یہاں اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے وہ کام کریں گے جو غیر مسلم کرتے ہیں اگر میں اس بات پر خوش ہوں کہ یہاں رام داس کے بجائے عبداللہ خدائی کے منصب پر بیٹھے گا تو یہ اسلام نہیں ہے بلکہ نرا نیشنلزم ہے اور یہ "مسلم نیشنلزم" بھی خدا کی شریعت میں اتنا ہی ملعون ہے جتنا ہندوستانی نیشنلزم"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم ص ۷۶)

مولوی عامر صاحب کی متذکرہ بالا مثالوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ جس طرح "بخار ٹوٹنے" اور "شہر پہنچنے" کو حقیقی مقصد "صحت" اور "سفارش" کی راہ میں ایک مرحلہ سمجھتے ہیں اسی طرح آپ اقامتِ دین اور حکومتِ الٰہیہ کی راہ میں ایک مرحلہ برطانوی پارلیمانی جمہوریت کو بھی سمجھتے ہیں ۔ دوسرے لفظوں میں مودودی صاحب کی صراحتوں کے مطابق شیطنت بھی اقامت دین اور حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے ایک نہایت ضروری مرحلہ ہے (نعوذ باللہ من ہذا الخرافات)

خیر یہ تو مودودی صاحب کی عجوبہ بیانیاں اور مبالغہ بافیاں ہیں ۔ علامہ اقبال مرحوم نے بھی تو فرمایا ہے ؎

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

پارلیمانی جمہوریت بجائے خود ایک متعین اور معروف طرز حکومت ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حکومت الٰہیہ اور پارلیمانی جمہوریت میں کوئی تضاد نہیں؟ جمہوریت کی سادہ سے سادہ تعریف یہ کی گئی ہے کہ لوگوں کی حکومت لوگوں پر لوگوں کے ذریعہ ۔ اور پالیٹکس کا ادنیٰ سے ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ ایسی حکومت میں قانون سازی بندوں ہی کی ذمہ داری ہوتی ہے ایسی حکومت میں کوئی مفروضہ الٰہی اتھارٹی کا نہیں ہوتا معلوم نہیں ایسی حکومت سے حکومت الٰہیہ کس طرح جنم لے سکتی ہے جس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ حقیقی قانون ساز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی سنت ہے اور مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ "اصل چیز جمہوریت کی بحالی" ہے حکومت الٰہیہ تک پہنچنے کے لئے کس طرح ایک مرحلہ ہے کہ جب تک اس کو طے نہ کیا جائے حکومت الٰہیہ قائم نہیں ہوسکتی ۔

"یہ یاد رکھو کہ دعا کے لئے اگر جلدی جواب مل جاوے تو عموماً اچھا نہیں ہوتا ۔ پس دعا کرتے ناامید نہ ہو ۔ دعا میں جس قدر دیر ہو اور اس کا بظاہر کوئی جواب نہ ملے تو خوش ہو کر سجدہ ہائے شکر بجا لاؤ کیونکہ اس میں بہتری اور بھلائی ہے توقف کامیابی کا موجب ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد اول ص ۲۳)

مراسلہ

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے بعد

ایک

معزز غیر احمدی دوست کے تاثرات

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب
روزنامہ الفضل ربوہ

السلام علیکم۔ میں آپ کا ایک غیر احمدی بھائی ہوں۔ جذبات نے مجھے جماعت احمدیہ کے بارہ میں چند سطریں لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ انہیں اپنے روزنامہ الفضل میں شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں گے۔

میں نہیں جانتا کہ عبارت کیسے لکھی جاتی ہے۔ یہ صرف میرے جذبات ہیں جو ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں آپ پڑھ رہے ہیں۔

گو میں جماعت احمدیہ سے منسلک نہیں ہوں لیکن میرے دل میں جماعت احمدیہ کی بے حد تعظیم اور قدر ہے۔ میرا یہاں یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ جماعت احمدیہ ایک خدائی جماعت ہے۔ اس چیز کا مشاہدہ مجھے حال ہی میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر ہوا۔ جو کہ ہر سال ماہ دسمبر کی ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ تاریخ کو ربوہ میں منعقد ہوتا ہے۔ شروع شروع میں مجھے جماعت احمدیہ کے عقائد سے شدید اختلاف تھا اور یہ اس وجہ سے تھا کہ میں نے سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا تھا بلکہ احمدیہ جماعت کے مخالف علماء کی باتیں سن رکھی تھیں۔ تقریبًا چھ ماہ کا واقعہ ہے کہ لاہور کے ایک احمدی طالب علم سے میری ملاقات ہوئی۔ موصوف آج کل لاء کالج میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی چند کتب اور کلام محمود جو ان کے بڑے صاحبزادے اور خلیفۂ وقت کی منظوم تصنیف ہے پڑھنے کے لئے عنایت فرمائیں۔ میں نے سرسری طور پر ان کتب کا مطالعہ کیا۔ جب میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب کشتیٔ نوح پڑھنی شروع کی تو ایک ایک لفظ نے مجھے چونکا دیا۔ عبادت میں ایسا تسلسل اور ربط پایا جاتا ہے کہ پڑھنے والا عش عش کر اٹھتا ہے۔ مفہوم دماغ پر نقش اور لفظ تیر کی طرح جسم میں گڑتے جاتے ہیں۔ آنکھیں خیرہ اور دل پسیج جاتا ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر مخالف علماء کی بنائی ہوئی تمام باتیں میرے ذہن سے نکل گئیں۔ جب کلام محمود پڑھا تو اور میری آنکھیں کھلیں۔ ان دو کتب کے مطالعہ سے جماعت احمدیہ کے عقائد کا ایک جامع خاکہ میرے ذہن میں بیٹھ گیا۔ پھر میرا مشغلہ یہ رہا کہ فرصت کے اوقات میں مختلف احمدی دوستوں سے استفادہ کرتا رہا۔ اور مزید کتب پڑھنے کا موقع ملا۔

اب کی بار جب میں خود جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ دیکھنے کی غرض سے ربوہ گیا تو وہاں کے ماحول اور لوگوں کے اخلاق نے مجھے اتنا متاثر کیا کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ربوہ میں ایسا انتظام دیکھا جو کہ شائد دنیا کی کسی حکومت کے بس کا روگ نہیں ہے۔ ہزاروں انسانوں کے کھانے کا بندوبست، بچوں کی گمشدگی اور ملنے کے اعلانات۔ سامعین جلسہ کی مکمل خاموشی، نوجوانوں کی تربیت اور دیگر تمام انتظامات۔ یہ چند ایسی چیزیں ہیں جو کہ مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہیں۔ کہ ہر خاص و عام کو مطلع کروں کہ مجھے اُس خدائے رحیم و کریم کی قسم ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جماعت احمدیہ ایک خدائی اور الٰہی جماعت ہے۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب ایک سچے اور برگزیدہ بزرگ تھے اور اُن کے ماننے والے فرشتے معلوم ہوتے ہیں۔

جلسہ کے دوران مجھے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ جماعت احمدیہ کے افراد میں اتنا باہمی اُنس اور اتحاد ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے تمام افراد جماعت احمدیہ نے ایک ہی ماں کے بطن سے جنم لیا ہے۔ وہاں ایک دوسرے کے ساتھ حقیقی بھائی سے بڑھ کر محبت دیکھی گئی۔

زمین نعروں سے تھراتی اور آسمان گونج اُٹھتا تھا۔ خدا کے یہ نیک بندے فرشتوں کا ایک گروہ دکھائی دیتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ خدا خود وہاں اترا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

سادگی اور علم ان کی گھٹی میں ایسا ہی ہے جیسا کہ اسلام سے قبل عربوں کی گھٹی میں شراب ہوتا تھا۔ جلسہ کے دوران نماز اور اوقات کی پابندی کا خاص خیال رکھا گیا۔ مقررین جادو بیان اور شمع نوَر تھے۔ وہ شیروں کی طرح گرجتے اور بادلوں کی طرح چھائے جاتے تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پوتے مرزا طاہر احمد صاحب اور مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریریں سن کر یوں معلوم ہوا کہ جیسے وہ نہیں خود خدا بول رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے افراد میں اسلام اور عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ولولہ دیکھا جو شاید ہی مسلمانوں کے کسی اور فرقہ میں پایا جاتا ہو۔ جو سعادت، بزرگی، علم اور عشق جماعت احمدیہ میں پایا جاتا ہے وہ شائد ہی کسی دوسرے اسلامی گروہ کو میسّر ہو۔

ربوہ جماعت احمدیہ کے لئے دل اور محور کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ان کا ایک مقدس مقام ہے۔ جو مدینہ منورہ سے حدود اربعہ میں کسی طرح ملتا جلتا ہے۔ وہاں سینما اور دیگر تفریحی چیزیں ہرگز نہیں۔ مسجدوں میں مسجد مبارک اور بازاروں میں گول بازار قابل ذکر ہیں۔ ربوہ کوئی صنعتی، تجارتی یا کاروباری شہر نہیں۔ یہ جماعت احمدیہ کا مرکز اور ایک دینی شہر ہے۔ سر کو ڈھانپ کر چلنا اُن کا شیوہ ہے۔ جلسہ سالانہ میں نہ صرف پاکستان سے ہی بلکہ تمام کرہ ارض سے احمدیوں نے شرکت کی۔ غانا کے ایک بلال بھی تشریف لائے تھے۔ جنہوں نے انگلش میں تقریر کی۔ اُنہوں نے غانا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر اعداد و شمار کے ذریعہ مختصر سی تقریر کی تھی۔

اب میں پاکستان اور جماعت احمدیہ کی ایک قابل ترین شخصیت کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ وہ ہیں چوہدری ظفر اللہ خانصاحب جو آج کل عالمی عدالت انصاف کے جج ہیں۔ یہ صاحب مذہب کے اتنے پکے ہیں۔ کہ شاید ہی دنیا کے ایسے بڑے عہدے پر فائز کوئی اور شخص ہو۔ دُنیا کے چپہ چپہ پر اڑنے والا یہ پرندہ اسلام کا پرچار کرنے سے کبھی نہیں رکا۔ یہاں تک کہ جنرل اسمبلی کے صدر کا عہدہ سنبھالتے ہوئے بھی اُس کی زبان سے قرآن کی آیات سُنی گئیں۔ سبحان اللہ۔ اسلام سے عشق ہو تو ایسا۔ کیا یہ منصور سے کہیں پیچھے ہے؟ مذہب کی پابندی نے اُسے اتنا دلیر بنا دیا ہے کہ وہ کبھی نہیں ڈرا۔ اُسے عہدے اور شہرت کا کبھی لالچ نہیں ہوا۔ وہ بڑے بڑے عہدوں کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ اسلام کی تبلیغ بھی کرتا رہا۔

یورپین ممالک میں زندگی کا بیشتر حصّہ گذارنے پر بھی وہ وہاں کے ماحول سے کبھی متاثر نہیں ہوا۔ وہ وہاں بھی باقاعدگی سے اسلامی ارکان کا پابند رہا اور انشاء اللہ تعالیٰ رہے گا۔ عیسائی دُنیا میں وہ اسلام کا ایک جیتا جاگتا اور سچا نمونہ ہے۔ اس شخص نے دین اور دنیا دونوں میں بڑھ چڑھ کر ترقی کی ہے۔ جہاں دین اور دنیا کا مسئلہ آیا وہاں اُس نے دین کو دُنیا پر مقدم کر دکھایا۔ پچھلے دنوں لاہور میں اُس کی تقریروں کے دوران بڑے بڑے قابل لوگوں نے اپنے آپ کو اُس کے سامنے بے بس اور بچہ سمجھا۔

آخر میں میں یہ کہوں گا کہ مذہبی تعصب ہمیں ایسی ہستیوں کو فراموش نہیں کرا سکتا۔

خدا سے دعا ہے کہ وہ مخالفوں کو جماعت احمدیہ کی روح کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ثم آمین

میں جماعت احمدیہ کے بزرگوں سے درخواست دُعا کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دُعا کریں کہ میں جلد از جلد جماعت احمدیہ سے وابستہ ہو جاؤں۔ میرے اس راہ میں ابھی چند رکاوٹیں ہیں جو میرے بس کا روگ نہیں۔ صرف خدا تعالےٰ ہی ان رکاوٹوں کو دُور کر سکتا ہے۔

خاکسار
زیڈ۔ کے۔ لطیف ایم۔ اے
ایل ایل۔ بی۔ لاہور

توکل کیا ہے؟

"توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالےٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کر سکتے ہیں ان کی دست بُرد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد پنجم صفحہ ۱۹۲)

دارالضیافت میں موصول ہونیوالے عطایا اور صدقات

ماہ نومبر۔ دسمبر ۱۹۶۴ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے عطایات و صدقات کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ اور ہر حال میں حافظ و ناصر رہے۔ اور ہر شر و بلا سے محفوظ رکھے۔

مرزا انور احمد
افسر لنگر خانہ ربوہ

عطایاجات

نام		رقم
مکرم محمد دین صاحب سیالکوٹ	عطیہ	۵ — ۰۰ روپے
" چوہدری نواب خانصاحب چک ۴۲ سرگودھا	روئی پانچ سیر	—
" محمد دین صاحب سیالکوٹ	عطیہ	۵ — ۰۰ "
" محمد حیات صاحب راج پور ضلع سیالکوٹ	" ایک عدد بستر	
" جعفر اختر صاحب B.I.C.C لاہور	"	۲۰ — ۰۰ "

صدقات

نام		رقم
" محمد سلیم صاحب معرفت رشید احمد صاحب یونائیٹڈ موٹرز کراچی۔ بذریعہ نظارت خدمت درویشان ربوہ	صدقہ بکرا	۵۰ — ۰۰ "
" نعیم صدیقی صاحب دارالصدر غربی۔ ربوہ	ایک عدد جانور صدقہ	
" چوہدری شاہ نواز خان صاحب کراچی	صدقہ بکرا	۱۰۰ — ۰۰ "
محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ربوہ	"	۳۲ — ۰۰ "
" صوفی محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ربوہ	"	۵۰ — ۰۰ "
" چوہدری نور احمد خانصاحب سول لائن لاہور از چوہدری اعظم علی صاحب سابق سیشن جج	"	۵۰ — ۰۰ "
" ام ظفر صاحب معرفت محمد یوسف صاحب ناظم آباد کراچی	"	۳۵ — ۰۰ "
" محترمہ خالدہ بیگم صاحبہ C/O چوہدری غلام اللہ صاحب لاہور	"	۴۰ — ۰۰ "
" چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز راولپنڈی		۴۵ — ۰۰ "
محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ربوہ		۳۰ — ۰۰ "
" اہلیہ صاحبہ قاضی عبدالرشید صاحب ربوہ		۳۰ — ۰۰ "

(باقی)

درخواستہائے دُعا

- عزیزم بشیر الدین ابن ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی کی بچی امۃ المومن خناق کی تکلیف سے بیمار ہے۔ اپریشن ہوا ہے۔ اس وقت حالت بہتر ہے۔ (ملک بشارت احمد۔ ربوہ)
- میرے والدین ضعیف العمر ہیں اور کمزور ہیں۔ (والدہ زرتشت منیر خاں)
- میرا لڑکا اعجاز احمد عرصہ تین ماہ سے بوجہ درد پسلی بیمار رہے۔
(محمد اسمٰعیل ڈار۔ مین بازار۔ گنج مغلپورہ۔ لاہور)
- خاکسار کا بھائی ایم عبدالحفیظ ایس۔ ڈی۔ سی محکمہ بجلی واپڈا کافی عرصہ سے شدید بیمار ہے۔ اور دفتری پریشانیوں میں مبتلا ہے (خاکسار۔ ایم۔ محمد نذیر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھکر)
- میرے چھوٹے بھائی رشید احمد محمود سابق زعیم و سیکرٹری مال حلقہ صدر کراچی کو اچانک بیہوشی کے سخت دورے پڑ رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے زبان بھی سخت زخمی ہو گئی ہے۔
(حافظ عزیز احمد محلہ ہواجیوالی۔ چنیوٹ)
- مکرم چوہدری شادی خانصاحب جو پرانے اور مخلص احمدی ہیں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور بعض پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ (خاکسار۔ جلال الدین احمد قادیانی واقف زندگی بیچہ وطنی)
- میری خالہ اہلیہ شیخ لطف الرحمٰن صاحب آف کراچی عرصہ تین سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔
(خاکسار۔ مرزا رفیع احمد ولد مرزا محمد شفیع صاحب)

۴۴

فطرانہ

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ اس کی شرح ہر فرد کے لئے ایک صاع غلّہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے ایک روپیہ کے قریب ہے۔ لہٰذا فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے فطرانہ ادا کیا جائے۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح کے مطابق فطرانہ ادا کریں۔

حسب سابق تمام مقامی جماعتیں فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دیں۔ ربوہ کے محلہ جات کی طرف سے چوتھا حصہ آنا چاہیئے، تا اس رقم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کیا جائے۔ باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جائے۔ البتہ اگر کچھ رقم بچ رہے تو وہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام بھجوا دی جائے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

- ۴۴۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہے۔ محمد سلیم کارکن جامعہ احمدیہ)
- خاکسار کی ہمشیرہ عرصہ سے سردرد کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔
(خاکسار عزیز احمد۔ کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)
- میری اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔
(ولی محمد احمدی۔ مین بازار گنج مغلپورہ۔ لاہور)
- میری والدہ محترمہ کے جسم میں ورم ہو گیا ہے۔ کمزوری بھی بہت ہو چکی ہے۔
(خلیل احمد کارکن دفتر انصار اللہ)
- میرے والد چوہدری محمود احمد صاحب احمد آباد اسٹیٹ کا اچانک گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے بازو اتر گیا ہے۔ (رشید محمود۔ کاہون۔ احمد آباد سٹیٹ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تنزانیا (ٹانگانیکا) احمدیہ مسلم مشن کی تبلیغی مساعی

• ہزاروں افراد تک اسلام و احمدیت کا پیغام • ملک کے طول و عرض میں دورے

• عیسائیوں کے لٹریچر کا جواب • ۱۱۷ افراد کا قبول حق

رپورٹ مئی ۱۹۶۴ء تا دسمبر ۱۹۶۴ء

— مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق، مبلغ تنزانیا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ —

تبلیغ و تقسیم لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کے بہت عمدہ مواقع میسر آئے۔ جن سے فائدہ اٹھایا گیا۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر ہزاروں نفوس تک پیغام صداقت پہنچایا گیا۔ شہروں اور دیہاتوں کی مارکیٹوں میں جاکر کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ اور بعض اوقات اس سے بھی بڑے مجمعوں میں اسلام و احمدیت کو مدلل طریق سے پیش کیا گیا۔ اور سامعین کے نئے اور پرانے اعتراضات و استفسارات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ یہ طریق تبلیغ کافی مفید ثابت ہوا۔ چنانچہ کئی ایسے افراد بعد میں ہمارے پاس آکر مزید معلومات حاصل کرتے رہے۔ متعدد افراد نے ہمارا لٹریچر خریدا۔

مختلف عیسائی گرجوں اور اداروں میں جاکر بھی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا گیا۔ چنانچہ خاکسار کو دارالسلام کے رومن کیتھولک اور انگلیکن چرچوں نیز بشپ ہاؤس میں جاکر پادری اور دیگر کارکنان سے کئی بار مبادلہ خیالات کا موقعہ میسر آیا۔ متعدد زائرین مشن ہوس میں آکر اپنے سوالات یا اعتراضات پیش کرتے رہے۔ ان سب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش جوابات دیئے جاتے رہے ہمارے مشن ہوس دن بھر اور پھر رات گئے تک کھلے رہتے ہیں۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی پاکستانی یا افریقن مبلغ وہاں ضرور موجود ہوتا ہے۔ اس لئے کسی وقت بھی کوئی زائر آجائے۔ تو وہ بغیر مبادلہ خیالات کئے واپس نہیں جاتا۔ جو لوگ استفسارات کے لئے عرصہ زیر رپورٹ میں مشن ہوس میں آتے رہے۔ ان میں ایشین، افریقن اور یوروپین سب قسم کے لوگ شامل ہیں۔ انہیں زائرین میں سے ایک یوروپین پادری مسٹر مارٹن ہیں جو "افریقہ میں احمدیت" پر کتاب لکھ رہے ہیں۔ وہ ہمارے ٹبورا مشن میں بھی گئے۔ جہاں مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور سے ان کی گفتگو ہوئی۔ پھر دارالسلام مشن میں بھی آئے۔ جہاں مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اور خاکسار نے ان سے مبادلہ خیالات کیا۔ انہوں نے احمدیت پر لٹریچر بھی خریدا۔ ہمارے ٹانگانیکا کے مبلغ سے بھی ان کی گفتگو ہوئی۔ یہ پادری صاحب احمدیت سے بہت متاثر معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک یوروپین عیسائی بھی جو دارالسلام کے یونیورسٹی کالج میں پروفیسر ہیں مشن ہوس میں آئے۔ ان سے خاکسار نے طویل گفتگو کی۔ اسلام سے بہت متاثر ہیں۔ انہوں نے بعض کتب خریدے۔ جن میں تفسیر القرآن بھی شامل ہے۔

سکولوں میں دینیات کلاسز

تبلیغی میدان میں سکول کے طلبہ سے رابطہ نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ ٹبورا کے دونوں سکول یعنی ٹبورا سیکنڈری سکول اور کزیمہ سیکنڈری سکول میں ہمیں ہفتے میں دو بار جاکر دینیات کلاس کو اسلامی تعلیمات سکھانے اور ان کے سوالات کے جوابات دینے کی خصوصی اجازت ہے۔ چنانچہ ٹبورا کے مبلغ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور یہ کام عمدگی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے بہت مفید نتائج بھی برآمد ہو رہے ہیں۔ کئی طلباء فارغ اوقات میں ہمارے ٹبورا مشن میں آکر اپنے سوالات پیش کرتے رہے۔ بعض حلقہ بگوش احمدیت بھی ہوتے۔

اجتماعات

جلسہ سالانہ ٹبورا۔ ستمبر کی ۱۲-۱۳ تاریخوں کو ٹبورا ریجن کی جماعت ہائے احمدیہ نے اپنا دوسرا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ اس ریجن کی مختلف جماعتوں کے دوست ٹبورا شہر میں واقع کشادہ مسجد احمدیہ میں تشریف لائے۔ دارالسلام، ٹانگا، موشی، اروشا، ڈوڈومہ اور بکوبہ سے بھی نمائندوں نے شرکت کی۔ جلسہ کا پروگرام بہت دلچسپ تھا۔ تمام تقاریر سواحیلی زبان میں ہوئیں جن میں سے بعض ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ ریکارڈ بھی کی گئیں۔ جلسہ کے اختتام پر چار افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس جلسہ کے جملہ انتظامات ٹبورا کے مبلغ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور نے کئے۔ جلسہ کا افتتاح قائم مقام مشنری انچارج مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے کیا۔ اس جلسے کی رپورٹ ٹانگانیکا کے انگریزی ہفت روزہ اخبار میں شائع ہوئی۔

جلسہ پیشوایان مذاہب دارالسلام

۱۶ اگست کو جماعت احمدیہ دارالسلام نے وسیع پیمانے پر "جلسہ پیشوایان مذاہب" کا اہتمام کیا۔ جس میں اسلام، عیسائیت، ہندومت، سکھ ازم، پارسی مذہب، جین مت۔ کے نمائندوں نے انگریزی یا سواحیلی میں تقاریر کیں۔ اجلاس کی رپورٹ یہاں کے ہفت روزہ اخبار Sunday News اور سواحیلی زبان کے روزنامہ Mwafrika میں شائع ہوئی۔ اجلاس کی صدارت قائم مقام مشنری انچارج مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے کی۔

جلسہ پیشوایان مذاہب ٹبورا

۱۰ مئی ۱۹۶۴ء کو بروز اتوار ۱/۲ ۳ بجے سے ۱/۲ ۵ بجے بعد دوپہر تک ٹبورا کے ایک ہال میں جماعت احمدیہ ٹبورا نے جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔ جس کی صدارت وہاں کے ایریا سیکرٹری نے کی۔ جلسہ کے پروگرام سے متعلق ۲ ہزار اشتہارات سائیکلو سٹائل کرکے تقسیم کئے گئے۔ ہندو، سکھ اور عیسائی معززین کو مدعو کیا گیا۔ سب نے دعوت قبول کر لی۔ مگر پادری صاحب نے بعض دیگر پادریوں کے کہنے پر انکار کر دیا۔ بہرحال جلسہ بہت کامیابی سے ہوا۔ اسلام کی طرف سے ہمارے مبلغین نے تقاریر کیں۔ اس جلسے کی رپورٹ یہاں کے ایک انگریزی روزنامہ میں شائع ہوئی۔

آریوں کے جلسے میں تقریر

دارالسلام کی آریہ کمیونٹی نے ۲۶ دسمبر ۱۹۶۴ء کو اپنے جلسہ سالانہ میں تقاریر کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کیا۔ اسلام کی طرف سے خاکسار نے تقریر کی۔ موضوع یہ تھا کہ کس نے یہ کائنات پیدا کی۔ کیسے کی اور کیوں کی۔ تقریر کے لئے شرط تھی کہ ان سوالات کے مدلل جوابات ہر مقرر اپنی مذہبی کتاب سے پیش کرے۔ ظاہر ہے کہ میدان اسلام ہی کے ہاتھ رہنا تھا۔ اس پروگرام میں خاکسار کے علاوہ عیسائیت، جین مت اور آریہ دھرم کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔ اس اجلاس کی رپورٹ بھی یہاں کے انگریزی روزنامہ میں شائع ہوئی۔

مختلف تقریبات میں شرکت

(۱) ٹانگانیکا ملٹری کے بریگیڈیر مسٹر سارکیکیہ کے شادی کے موقعہ پر جہاں صدر مملکت مسٹر نیریرے اور دیگر معززین مدعو تھے مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کو بھی شرکت کی دعوت موصول ہوئی۔ چنانچہ آپ نے شرکت کی اور وہاں صدر مملکت اور بعض دیگر معززین سے ملاقات کی۔

(۲) دارالسلام میں پاکستانی نیوی (بابر و جہانگیر) کی آمد پر سٹی کونسل نے ایک عصرانہ کا انتظام کیا جس میں اس عاجز کو بھی مدعو کیا گیا۔ خاکسار کو وہاں ہائی کمشنر پاکستان مقیم ایسٹ افریقہ اور دیگر معززین سے ملاقات کا موقعہ ملا۔

(۳) ٹبورا ریجن کے کمشنر صاحب کی طرف سے ۱۱ جولائی میں Sabasaba کی کی یادگاری تقریب پر ایک دعوت کا انتظام کیا گیا جس میں ہمارے ٹبورا کے مبلغ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور نے بھی شرکت کی اور کئی معززین سے گفتگو بھی اسی موقعہ پر کی۔

دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں مبلغین نے مختلف علاقوں کے دورے کئے۔ ملک کے قریباً تمام اہم علاقہ جات میں مبلغین پہنچے اور جماعتوں کی ترقی کا جائزہ لینے کے علاوہ تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کا کام بھی کیا۔ ان دوروں کے نتیجہ میں بعض افراد حلقہ بگوش احمدیت بھی ہوئے بعض سخت قسم کی مشکلات بھی پیش آئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام قسم کی مشکلات رفع ہوگئیں۔

مساجد کی بنیادیں

ٹانگانیکا میں ہماری دو بڑی مساجد ہیں جو ٹبورا اور دارالسلام میں واقع ہیں۔ علاوہ ازیں درجن بھر چھوٹی مساجد ہیں جو دیہات میں ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۵ دیگر چھوٹی مساجد کی

بنیادیں رکھی گئیں۔ جو ہماری دیہاتی جماعتیں خود تعمیر کریں گی۔ نیز ایک عظیم الشان پختہ مسجد شہر ٹانگا میں تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ زمین خرید لی گئی ہے نقشہ کی منظوری آ چکی ہے۔ انشاءاللہ عنقریب ۸۰ ہزار شلنگ سے تعمیر ہونے والی اس مسجد کی بنیاد رکھی جائے گی۔ ان انتظامات کے سلسلہ میں مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب قائم مقام مشنری انچارج ٹانگا تشریف لے گئے ہیں تاکہ جلد از جلد بنیاد رکھ کر تعمیر کا کام شروع کیا جائے۔

اشاعت

ٹانگانیکا مشن کی طرف سے ایک سواحیلی روزنامہ Mapenzi ya Mungu نکلتا ہے۔ مکرم مولانا محمد منور صاحب مشنری انچارج کی رخصت کے دوران خاکسار اس ماہنامہ کی ادارت کے فرائض سرانجام دیتا رہا۔ اداریہ اور بعض اور تبلیغی مضامین خاکسار نے سپرد قلم کئے۔ علاوہ ازیں پروف کی تصحیح اور make-up کا کام بھی یہ عاجز کرتا رہا۔ اس اخبار کے ذریعہ عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کے معترضانہ خطوط شائع کئے جاتے رہے۔ اور پھر ان کا مدلل جواب بھی دیا جاتا رہا۔ خصوصاً نیروبی کے ایک عیسائی اخبار Rafiki سے خوب مقابلہ رہا۔ بالآخر اس اخبار نے اسلام کے خلاف مضامین کا سلسلہ ختم کر دیا۔

اشتہار

ٹانگانیکا کے ایک رومن کیتھولک اخبار Kiongozi نے اپنے ایڈیٹوریل میں اسلام اور جماعت احمدیہ پر نکتہ چینی کی۔ جس کے جواب میں دارالسلام مشن کی طرف سے سبز رنگ کے ورقوں پر دو صفحات کا اشتہار دو ہزار کی تعداد میں سائیکلو سٹائل کر کے تقسیم کیا گیا۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور اس اخبار کے مخالفانہ رویہ میں تبدیلی ہوئی۔

عیسائی کتاب کا جواب

ایک پادری صاحب نے سواحیلی زبان میں ایک کتاب لکھی ہے جس میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عیسائیت ہی سچا مذہب ہے۔ اسلام یا دیگر مذاہب میں کوئی صداقت نہیں۔ اس کتاب کا جواب ایک احمدی نوجوان B. K. Hemed نے لکھا ہے جو عنقریب کتابی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ یہ نوجوان پہلے رومن کیتھولک تھے۔ جو جماعت احمدیہ کی برکت سے اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ ایک سکول میں ٹیچر ہیں۔

ایک غلطی کا ازالہ کا سواحیلی ترجمہ

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کا سواحیلی ترجمہ کیا۔ خدا کے فضل سے چار دن میں یہ ترجمہ مکمل کر کے ٹائپ کر لیا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو کتابی صورت میں اس کی اشاعت کی جائے گی۔ علاوہ ازیں مشن کی طرف سے ماہانہ نیوز بلیٹن بزبان اردو و سواحیلی شائع ہوتا رہا۔ بچوں کی تربیت کے لئے اردو میں رسالہ "زجاجہ" سائیکلو سٹائل کر کے شائع کیا جاتا رہا۔ یہ رسالہ سارے ایسٹ افریقن احمدی گھرانوں میں جاتا ہے۔ کونگو اور زامبیہ (Zambia) میں بھی بھیجا جاتا ہے جہاں ایشین احمدی رہتے ہیں۔ دوست یہ رسالہ قیمتاً خریدتے ہیں۔ اس کا سالانہ چندہ پانچ شلنگ ہے۔

جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت

دارالسلام کے ایک مخلص احمدی بزرگ Mzee Rashidi Msabaha صاحب امسال جلسہ سالانہ پر شرکت کے لئے ربوہ گئے۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ حضور کی زیارت انہیں نصیب ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کی وجہ سے انہیں یہ موقعہ بہم پہنچایا۔ حضور سے ملاقات کر کے جس قدر خوشی انہیں ہوئی اسے قلم بیان کرنے سے قاصر ہے۔ آپ نے اپنے خرچ پر یہ سفر کیا۔ آپ کو علم حاصل کرنے اور تبلیغ کرنے کا بے پناہ شوق ہے۔ مسجد سلام میں خاکسار روزانہ درس بزبان سواحیلی دیتا ہے۔ آپ اس میں شرکت کے لئے کافی فاصلے سے سائیکل پر روزانہ نماز فجر کے لئے اپنی ذاتی کتاب (مسلم) لے کر آتے ہیں۔

بیعتیں

مئی ۱۹۶۴ء سے دسمبر ۱۹۶۴ء تک کے عرصہ میں کل ۱۱۷ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ان میں سے دو ایشین دو عرب اور باقی سب افریقن ہیں۔ بیعت کرنے والے افریقنوں میں ایک ٹرینڈ ٹیچر Mr. Hussein Mgalula بھی شامل ہیں جو مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کے زیر تبلیغ تھے۔ نو وارد بیعت کرنے والوں میں بعض سکول کے طلبہ ہیں۔ جو مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور کے زیر تعلیم تھے۔ دارالسلام میں ایک پورا گھرانہ احمدیت کی آغوش میں آیا اس گھرانے کے ہیڈ مسٹر اسمٰعیل عرصہ سے خاکسار کے زیر تبلیغ تھے۔ ۷ اگست کو آپ نے بیعت کی اور آٹھ تاریخ کو ان کی دونوں بیویوں نے بھی بیعت کر لی۔

تعلیم و تربیت

(۱) روزانہ مسجد میں خاکسار بزبان سواحیلی درس حدیث بعد نماز فجر اور درس تذکرہ یا تفسیر کبیر بعد نماز مغرب دیتا رہا۔

(۲) روزانہ دو غیر از جماعت افریقن نوجوانوں کو دینیات پڑھاتا رہا۔

(۳) مبلغین کلاس کے دو طلبہ کو روزانہ چار گھنٹے قرآن کریم، حدیث، عربی، فقہ، بائیبل، کلام اور اردو پڑھاتا رہا۔

(۴) چار پانچ احمدی نوجوان وقتاً فوقتاً عربی اور یسرنا القرآن پڑھتے رہے۔

(۵) ٹبورا اور ارنگا میں بھی درس و تدریس اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔

او ربوہ سے آنے والے بتا......

(مکرم منظور احمد صاحب ملتان چھاؤنی)

او ربوہ سے آنے والے بتا کیا حال تھا اپنے پیاروں کا
کیا رنگ وہاں پر دیکھا تھا عشق اور وفا کے ماروں کا
رندوں کے جلوسوں جلسوں کا ساقی کے حسیں نظاروں کا
جلووں میں نہائے میخانوں۔ رنگیں بھلی بہاروں کا

کس طور وہاں ملتے دیکھے آ کر بچھڑے احباب بتا
پگھلی چاندی کا حسن لئے بہتا تھا اب بھی چناب بتا؟
ہاں نور کی بارش ہوتی تھی اب بھی تو وہاں پہ شتاب بتا
اک وصل کی بات بتاتا جا۔ کچھ درد کے قصے سنتا جا

کیا اب بھی "مبارک مسجد" سے مستانہ اذاں تھرائی تھی؟
کیا عشق کی وادی میں اس کو سنکر ہر آنکھ بھر آئی تھی؟
کیا اب کے بھی راتیں جاگی تھیں عشاق نے بزم سجائی تھی؟
کیا سوز میں ڈوبے نالوں سے واں اب بھی ہوا تھا حشر بپا؟

ہاں یہ تو بتا کس حال میں تھا وہ سیمیں بدن وہ رشکِ چمن
ہر سانس ہے جس کا مشکِ ختن ہر بات سے سو شمعیں روشن
عنوانِ دعائے نیم شب وامکانِ نجاتِ دہر و زمن
آنے والے سچ سچ بتلا کیا تو نے خود اس کو دیکھا تھا؟

کیا شعر و سخن کی طریقت کے وہ امام بھی تھے وہ پیر بھی تھے؟
کیا فخرِ سخن ناہید بھی تھے کیا مظہر اور تنویر بھی تھے؟
وہ شیریں دہن اعجاز بھی تھے سیفی جیسے دلگیر بھی تھے؟
کب کب پھر نغمہ بار ہوئی ثاقب کی سحر انگیز صدا

کیا تم کو بتائیں ہم سنخوا کیوں صحن چمن سے دور تھے ہم
دل سینے میں تھا سو بے قابو۔ مجبور تھے ہم رنجور تھے ہم
حالات کا کوہِ گراں حائل رستے میں تھا بس مجبور تھے ہم
کیا پھر بھی بہاریں آئیں گی او ربوہ سے آنے والے بتا؟

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● مدراس ۔ ۲۹ر جنوری ۔ جنوبی بھارت میں ہندی کو سرکاری زبان کی حیثیت میں رواج دینے کے خلاف تحریک زور پکڑ گئی ہے کل ہندی کے نفاذ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ایک اور شخص نے پٹرول میں آگ لگا کر خودکشی کر لی ۔ اس طرح احتجاجاً خودکشی کرنے والوں کی تعداد تین تک پہنچ گئی ہے صوبہ مدراس کے مختلف علاقوں میں پولیس اور مظاہرین میں زبردست تصادم ہوا ۔ مظاہرین کی خشت باری سے متعدد پولیس افسر مجروح ہو گئے ۔ بسیں سرکاری گاڑیاں اور کئی عمارتیں نذر آتش کر دی گئیں ۔ مرکزی حکومت نے پارلیمنٹ کے تقریباً تمام مدراسی ارکان کو گرفتار کر لیا ہے تاہم تحریک کی مذمت کی وجہ سے مرکزی کابینہ میں بھی پھوٹ پڑ گئی ہے ۔

ہندی کے خلاف احتجاجی مظاہرے اب مدراس سے نکل کر پورے تامل ناڈ میں پھیل گئے ہیں ۔ اور اس سوال پر مرکزی کابینہ میں پھوٹ پڑ گئی ۔ کل ویلور ، ترو چی ۔ کوئمبٹور ، انار گرم ۔ چتم برم اور مدراس میں زبردست تصادم ہوئے بعض مقامات پر پولیس طلبا اور مظاہرین کے ہجوم میں جھڑپیں ہوئیں اور بعض جگہ پولیس نے کسی قسم کی مداخلت سے گریز کیا ۔ زخمیوں کی تعداد پچاس کے لگ بھگ ہے ۔ چتم برم میں پولیس فائرنگ سے جو اشخاص زخمی ہوئے تھے ان میں سے ایک کی حالت نازک ہو گئی ہے ۔ مدراس میں مشتعل ہجوم نے کل بسیں سرکاری گاڑیاں اور متعدد عمارتوں کو نذر آتش کر دیا ۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق تمام سرکاری ادارے یکم فروری تک بند کر دیئے گئے ہیں اس کے بعد حکومت چتم برم کی پولیس فائرنگ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے ۔ یہ اقدام اس سوال پر مرکزی کابینہ میں پھوٹ پڑ جانے کے بعد کرنا پڑا ہے ۔ اس سے قبل صوبائی حکومت نے عدالتی تحقیقات کرانے کے بارے میں خاموشی اختیار کر لی تھی ۔

● تہران ۔ ۲۹ر جنوری ۔ ایران کے وزیراعظم مسٹر حسن علی منصور کو کل پورے قومی اعزاز کے ساتھ سپردِ خاک کر دیا گیا ۔ ان پر چھ روز قبل پارلیمنٹ کے سامنے قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا ۔ گولیاں ان کے جبڑے اور گردن پر لگی تھیں ۔ لیکن اس کے باوجود ان کے ابتدائی آپریشن کامیاب رہے تھے ۔ ڈاکٹروں نے اس توقع کا اظہار کیا تھا کہ وہ بچ جائیں گے ۔ منگل کی صبح کو اچانک اور خلاف توقع ان کی حالت خراب ہو گئی اور وہ انتقال کر گئے

دریں اثنا ایران کے نئے وزیراعظم مسٹر امیر عباس ہویدا نے اپنی کابینہ کا اعلان کر دیا ہے اس میں مرحوم کی کابینہ کے ایک کے سوا تمام وزرا شامل ہیں ۔ مسٹر عباس آرام بدستور وزیر خارجہ ہیں ۔

● لندن ۔ ۲۹ر جنوری ۔ جب ملکہ الزبتھ اور شہزادہ فلپ ۸ر فروری سے ۱۲ر فروری تک سوڈان کے دورے پر جائیں گے تو ان کی دعوت دریائے نیل پر ایک کشتی میں کی جائے گی ۔ سوڈان کے وزیر خارجہ میزبانی کے فرائض انجام دیں گے ملکہ اور شہزادہ فلپ خرطوم میں ریس میں شرکت کریں گے ، اور آرٹ کی نمائش دیکھیں گے ۔

● قاہرہ ۔ ۲۹ر جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر ناصر آئندہ ماہ عراق کا دورہ کریں گے انہیں صدر عارف نے بغداد آنے کی دعوت دی ہے توقع ہے کہ اس موقع پر دونوں لیڈر عرب اتحاد ، فلسطین اور دوسرے اہم معاملات کے بارے میں تبادلہ خیال کریں گے ۔

● انقرہ ۔ ۲۹ر جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ سنٹو کے زیر اہتمام ۱۹۶۵ء کے دوران ۳ کروڑ ڈالر کی لاگت سے تعمیر ہونے والا مائیکرو ویو مواصلاتی نظام باقاعدہ طور پر علاقائی حکومتوں کے حوالے کر دیا جائے گا ۔ اور اس موقع پر مختلف تقریبات منعقد ہوں گی ، یہ اہم منصوبہ مکمل ہو چکا ہے لیکن ابھی اس کی آزمائش کی جا رہی ہے یہ دنیا میں اپنی قسم کا طویل ترین نظام ہے ۔ اس کے ذریعہ کراچی ۔ تہران ۔ انقرہ کے درمیان ریڈیو ، ٹیلی ویژن ، ٹیلی فون ۔ ٹیلی پرنٹر اور دوسرے قسم کے مواصلات کے لئے بیک وقت ۶۰۰ چینل فراہم ہوں گے ۔

اس کے علاوہ سنٹو کے ہائی فریکوئنسی مواصلاتی نظام کا دوسرا اور آخری حصہ اگلے چند ہفتوں میں مکمل ہو جائے گا ۔ اس کے ذریعہ لندن اور دوسری علاقائی حکومتوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا جائے گا ۔ توقع ہے کہ ہوائی جہازوں کی رہنمائی کا نظام اگلے سال مکمل ہو جائے گا ۔ اس کے ذریعہ علاقہ میں ہوابازی اور بھی زیادہ محفوظ ہو جائے گی ۔

● واشنگٹن ۔ ۲۹ر جنوری ۔ صدر جانسن نے مشورے کے مطابق کل رات یہ اعلان کیا ہے کہ وزیر خارجہ رسک ہفتہ کے دن لندن میں آنجہانی سر ونسٹن چرچل کے جنازہ میں ان کی نمائندگی کریں گے ۔ صدر جانسن کو سخت زکام ہو گیا تھا اور وہ اس سے صحت یاب ہو رہے ہیں امریکی وفد کے دیگر ارکان میں چیف جسٹس ارل وارن اور لندن میں امریکی سفیر ڈیوڈ بروس شامل ہوں گے ۔

● کراچی ۔ ۲۹ر جنوری ۔ اس سال پاکستان میں ۲۲ لاکھ گانٹھ روئی پیدا ہوئی جو ریکارڈ ہے ۔ اس بات کا انکشاف کل مرکزی وزیر زراعت و تعمیرات رانا عبدالحمید نے مرکزی کاٹن کمیٹی کے اجلاس میں کیا ۔

● کینبرا ۔ ۲۹ر جنوری ۔ آسٹریلیا کی حکومت نے جنوبی ویت نام کو مزید امداد دینا منظور کر لیا ہے ۔ حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ جنوبی ویت نام کے لیڈروں سے بات چیت کرنے سائیگون گئے ہوئے ہیں ان کی واپسی کے بعد اس امداد کی تفصیلات کا اعلان کر دیا جائے گا ۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ آسٹریلیا کی حکومت کو انڈونیشیا اور جنوبی ویت نام کے حالات سے تشویش ہے اور وہ علاقے میں امن کی بحالی کے لئے امریکہ سے پورا تعاون کرے گا ۔

● بغداد ۔ ۲۹ر جنوری ۔ عراق کی مسلح افواج کے قائمقام چیف آف سٹاف جنرل رحمان عارف نے کہا کہ عراق متحدہ عرب جمہوریہ سے مزید اسلحہ حاصل کرے گا ۔ ملک میں بھی اسلحہ سازی کے کارخانے لگائے جائیں گے اور متحدہ عرب جمہوریہ میں راکٹ بنانے کے سلسلہ میں جو تجربات ہوئے ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جائے گا ۔

یاد رکھو صرف باطن کوئی چیز نہیں جب تک ظاہر بھی ساتھ نہ ہو

مومن کو ظاہر اور باطن دونوں کے درست کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک پُر معارف خطبہ میں ظاہر اور باطن دونوں کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ صرف باطن کوئی چیز نہیں جب تک ظاہر نہ ہو صحیح روحانی کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے نتیجہ میں کبھی مداہنت پیدا ہوتی ہے اور کبھی انسان ریا کی طرف چلا جاتا ہے جو لوگ قشر کی طرف چلے جاتے ہیں ان میں صرف ریا ہی پایا جاتا ہے۔ مثلاً نماز پڑھنا کتنی اچھی بات ہے لیکن ہزار در ہزار نمازی ایسے ہیں جن کے متعلق خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

فویل للمصلین الذین هم

عن صلاتهم ساهون

الذین هم یرآءون

ہلاکت ہے ایسے نمازیوں پر جو اپنی نماز سے غافل ہیں اور صرف ریا کے طور پر نمازیں پڑھتے ہیں۔ نماز سے ان کا حقیقت انہیں کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ لوگ اگرچہ نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایسے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے یہ کیوں اس لئے کہ وہ صرف دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں ظاہر میں وہ قیام کرتے ہیں ظاہر میں وہ قعود کرتے ہیں لیکن یہ ساری کی ساری باتیں دکھاوے کے لئے کرتے ہیں۔ پھر بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کہہ دیتے ہیں ہم باطن میں نمازیں پڑھتے ہیں وہ سمجھ لیتے ہیں کہ باطن تو کسی نے دیکھا نہیں اور کہ اس طرح وہ دوسروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مومن کو ظاہر اور باطن دونوں کے درست کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کوئی نماز نماز نہیں جب تک اس کے ساتھ جسم شامل نہ ہو۔ دل کے ساتھ اگر ذکر الٰہی کرلو اور ظاہری طور پر نماز نہ پڑھو تو کچھ بھی نہیں اسی طرح اگر ظاہری طور پر نماز پڑھی جائے لیکن دل شامل نہ ہو تو بھی کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحبؓ کی ایک صاحبزادی تھیں ان کے بھائی سید عبدالغنی شاہ صاحب انہیں ہر جمعہ ملنے جایا کرتے تھے ایک دن انہوں نے اپنے بھائی سے کہا۔ میں نے دیکھا۔ نماز میں جتنا لطف آتا ہے اس سے کہیں زیادہ لطف ذکر الٰہی میں آتا ہے اس لئے میں ذکر الٰہی کیا کرتی ہوں۔ سید عبدالغنی شاہ صاحب نے جواب دیا یہ طریق اچھا معلوم نہیں ہوتا اس سے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ جو ظاہر شریعت نے بتایا ہے وہی ضروری ہے۔ ہوتے ہوتے انھوں نے ایک دن کہہ دیا کہ میں نے سنتیں پڑھنی بھی چھوڑ دی ہیں کیونکہ ذکر الٰہی میں زیادہ لطف آتا ہے اور میں وہ وقت بھی ذکر الٰہی میں خرچ کرتی ہوں ان کے بھائی نے کہا تم کسی دن فرض پڑھنا بھی چھوڑ دو گی۔ آخر ایک دن جب وہ اپنی بہن کو ملنے گئے تو اس نے کہا فرض نمازیں بھی وہ مزا نہیں آتا جو ذکر الٰہی میں آتا ہے انھوں نے کہا دیکھو یہی ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ شیطان ہے جو تمہیں خدا تعالےٰ کے رستہ سے ہٹانا چاہتا ہے تمہیں چاہیئے کہ تم لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد کیا کرو انھوں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد کرنا شروع کر دیا ایک دن جب ان کے بھائی انہیں ملنے گئے تو انھوں نے کہا آپ نے مجھے بہت اچھا نسخہ بتایا تھا میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ ایک بندر بیٹھا ہے جس کے متعلق میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ شیطان ہے اس نے کہا کہ میں نے تو تم سے ساری نمازیں چھڑا دینی تھیں لیکن تمہارا بھائی بہت چالاک ہے اس نے تمہیں میرے قبضہ سے چھڑا لیا۔ اب بظاہر تو اس نے یہ بتایا کہ ذکر الٰہی ہی اصل چیز ہے۔ کھڑا ہونا بھی تو عبادت ہے اور جب عبادت اصل چیز ہے اور وہ لیٹے بیٹھے کر بھی کی جاسکتی ہے تو پھر قیام۔ رکوع۔ سجود اور قعود کی کیا ضرورت ہے مگر اس طرح زنگ لگتے لگتے انسان کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے پس اپنے اندر عزم پیدا کرو اور ظواہر کو بھی قائم کرو۔"

(الفضل ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۶۳ء)

٭

غلبۂ اسلام کے لئے دعاؤں کی درخواست

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلےٰ تحریک جدید)

آج کل رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے ایام ہیں۔ لیلۃ القدر بھی عموماً اسی عشرہ میں ہوتی ہے جو دعاؤں کی قبولیت کے لئے ایک خاص رات ہے اس عشرہ میں احباب اپنے اپنے خاص مقاصد کے لئے بھی دعائیں کر رہے ہوں گے۔ میں جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان ایام میں جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کامل شفایابی اور صحت و عافیت، درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمادیں وہاں حضور کی جاری فرمودہ تحریک جدید برائے اشاعت و ترقی اسلام کی ہر ملک و ملت میں خارق عادت کامیابی اور اس کے جملہ کارکنوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انھیں نہایت اخلاص و جانفشانی سے خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے راستہ میں اگر کوئی مشکل یا روک حائل ہو تو اسے اپنے فضل سے دور فرمائے اور ہر ابتلاء کو اصطفاء کا ذریعہ بنائے خصوصاً ہمارے مبلغین کرام جو اس وقت دنیا کے مختلف ملکوں اور علاقوں میں کام کر رہے ہیں ان کا اور ان کے اہل و عیال و لواحقین کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر میدان میں ان کو نمایاں فتح بخشے اور ان کے ساتھ جماعت کی جو توقعات وابستہ ہیں اللہ تعالےٰ انہیں اس سے بھی بڑھ کر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ دن جلد آئے جب ساری دنیا میں اسلام کا پرچم سب پرچموں سے اونچا لہرا رہا ہو۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

شکریۂ احباب

چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ مرحوم کی وفات پر تعزیت اور ہمدردی کے بے شمار پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ ہم ان سب کا فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاہم اس اعلان کے ذریعہ ہم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان سلسلہ اور دیگر تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور مزید دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ خداوند کریم مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہم پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

(بیگم و بچگان چوہدری نذیر احمد باجوہ مرحوم)

بلند پایہ تربیتی رسالہ

ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کا ارشاد ہے:-

"یہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا چاہیئے"

عمدہ سفید کاغذ۔ خوشنما کتابت قیمت اصل لاگت سے کم۔ صرف چھ روپے سالانہ۔ اس کی خریداری خود بھی قبول فرمائیں اور اپنے دوستوں کو بھی تحریک فرمائیں۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم محمد ابراہیم صاحب مورخہ ۲۱ر جنوری ۱۹۶۵ء مطابق ۲۵ر رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ ساڑھے تین بجے سہ پہر بعمر ۵۸ سال احمد نگر میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالغنی باجوہ۔ احمد نگر نزد ربوہ)

درخواستِ دعا

حمیدالدین صاحب کاتب روزنامہ الفضل کو عرصہ سے اینٹی سائٹس کی تکلیف ہے گزشتہ دو روز سے تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴